Name: DR Shadab Aleem. Deptt of urdu C.C.S.U Meerut
Clas: M.A II year.
Date: 15-4-2020
Topic: Dakan mein Classic-adab Part (I)

دکنی میں کلاسیکی ادب حصہ اول :-

دکن میں کلاسیکی ادب کو سمجھنے کے لئے ہم کو تین ادوار میں اس کو تقسیم کرنا ہوگا۔ پہلا دور جو عام طور پر صوفیانہ ادب پر مشتمل ہے۔ جس کا زمانہ بہمنی سلطنت تک پھیلا ہوا ہے۔ دوسرا دور عادل شاہی اور قطب شاہی دور سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ان دونوں ریاستوں میں ادب اور دوسرے فنون کی بہت ترقی ہوئی۔ تیسرا دور ہم اسی کو کہہ سکتے ہیں جس میں مغل دورِ اقتدار میں ایک بڑا سرمایہ اردو ادب کا جمع ہوا

سب سے پہلا نام جس سے اردو ادب کی ابتدا کی جاسکتی ہے خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کا ہے کوئی پچاس سال قبل ان کی ایک کتاب جس کا نام معراج العاشقین ہے اسکو اردو کی پہلی نثری کتاب تسلیم کر لیا گیا ہے۔ لیکن کئی علماء کو اس میں شک ہے کہ یہ گیسو دراز کی تخلیق نہیں بلکہ اسی عہد کے دوسرے کسی صوفی شاعر کی تخلیق ہے۔ اگرچہ اس کو گیسو دراز کی تصنیف مان لیتے ہیں تو یہ اردو کی پہلی نثری کتاب ہے جو ۱۴۲۲ء سے قبل لکھی گئی۔ اس میں عربی فارسی الفاظ کا بہت استعمال ہے اور اس کا موضوع مذہب اور تصوف کا دقیق علم ہے۔ اسلوب میں ایک طرح کی فلسفیانہ دقت پسندی ہے۔ نثر کے علاوہ کچھ نظم کی تصنیفات بھی ان سے

منسوب کی جاتی ہیں۔ گیسو دراز کے علمی اور روحانی خاندان میں کئی ایسے
افراد ہوئے جنہوں نے دکنی اردو زبان میں اسی طرح کی تصنیفات تحریر کیں
گیسو دراز کے پوتے عبداللہ حسینی ایک مشہور صوفی تھے انہوں نے مشہور کتاب "نشاۃ
العشاق" کا ترجمہ اردو میں کیا۔ اسی زمانے میں الٰہی نے ایک مثنوی کدم راو
پدم راو لکھی۔

جب بہمنی سلطنت کے ٹکڑے ہو گئے تو عادل شاہی خاندان نے 1490ء
میں اپنی آزاد سلطنت قائم کی جس میں آٹھ بادشاہ ہوئے ان میں کئی قابل اور لائق
منتظم ثابت ہوئے۔ وہ خود علم و فضل سے بہرہ ور تھے اور اپنے دربار کے علما
کی صحبت سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ ان میں پہلا نام شاہ میراجی کا ملتا ہے
جو اپنے تصوف اور قابلیت کی بنا پر "شمس العشاق" کہے جاتے تھے۔ انکی تصنیفات
میں شہادۃ الحقیقت، خوش نغز، خوش نامہ اور شرح مرغوب القلوب مشہور ادھ
ہیں۔ ان کی شاعری کا نمونہ پیش خدمت ہے

تو قادر کریم سب جگ سب کو روزی دیوے — تو سبھوں کا داتا ہے بناہ سب جگ تج کو سیوے

میراجی کے صاحبزادے برہان الدین جانم بھی بڑے صوفی شاعر ہیں
ان کی زیادہ تر تصنیفات نظم کی شکل میں ہیں انہوں نے اپنی زبان کو کہیں دکنی
اور کہیں گجراتی اور دکنی کہا ہے۔ ان کی تخلیقات میں "وصیت الہادی"

"سکھ سہیلا" اور ارشاد نامہ کافی مشہور ہیں۔ ان کی وفات 1599ء کے
قریب ہوئی۔

برہان الدین جانم کے صاحبزادے اور جانشین امین الدین اعلیٰ ہیں
انہوں نے بھی تصوف پر اپنی تصنیفات چھوڑیں ان کی رحلت 1675ء میں
ہوئی۔ ان کی نثری تصنیفات اور شعری تصنیفات دونوں ہی اہمیت کی حامل ہیں
نثری تصنیفات میں محب نامہ اور رموز السالکین ان کی مشہور کتابیں ہیں۔

ابراہیم عادل شاہ ثانی کے بعد محمد عادل شاہ تخت نشین ہوا تو اسکی ملکہ
اور اسکو شاعروں سے بڑی دلچسپی تھی جس میں رستمی، عبدل، ملک خوشنود
کے نام قابل ذکر ہیں رستمی کی طویل نظم خاور نامہ ہے یہ مثنوی کی شکل میں
ہے جس میں چوبیس ہزار اشعار ہیں یہ مثنوی رستمی نے عادل شاہ کی
بیگم کی فرمائش پر تحریر کی تھی۔ اسی طرح ملک خوشنود اپنی مثنوی "ہشت بہشت"
کے لئے مشہور ہے۔ عبدل کی مثنوی ابراہیم نامہ جو اُس نے بادشاہ کی
مدح میں لکھی ہے۔ مقیمی فارسی شاعر تھا مگر اس نے ایک ہندی کوک
لکھا چندر بدن بہایت دلکش انداز میں تحریر کی ہے

علی عادل شاہ ثانی 1656 میں تخت نشین ہوا وہ بھی شاعر تھا

اُس کے عہد میں بیجاپور میں ایک بڑا شاعر نصرتی ہوا۔ وہ بادشاہ شاہی
کے نام سے لکھتا تھا - نصرتی نے تین کتابیں لکھی سب مثنوی کی ہیئت میں ہیں
گلشن عشق اور علی نامہ دو بہت مشہور ہوئیں ایک تیسری شعری تخلیق تاریخ سکندری ہے
جسکا پتہ مولانا عبدالحق نے لگایا لیکن کچھ ناقدین اس سے انکار کرتے
ہیں - علی نامہ میں نصرتی نے علی عادل شاہ ثانی کی سرگزشت حیات کو
نہایت ہی تفصیل سے پیش کیا ہے۔

بیجاپور کے مشہور شعراء میں ہاشمی کا نام اہم ہے اُس کی مشہور مثنوی
یوسف زلیخا ہے جس میں کم و بیش بارہ ہزار اشعار ہیں
ہاشمی ایک اچھا شاعر تھا اسکی زبان آسان اور طرز دلکش ہے
ہاشمی نے ہندی شعراء کی طرز پر کچھ نظمیں بھی لکھی ہیں ہمارے کچھ ناقدین
اسکو ریختی کا موجد مانتے ہیں۔ ہاشمی نابینا تھا۔ لیکن عادل
شاہی حکومت میں اسکا بڑا اعزاز و اکرام ہوتا تھا — اس نے
1697ء میں انتقال کیا — یہاں ہم نے عادل شاہی حکومت کے
چند شعراء کا ذکر کیا ہے — ان کے علاوہ بھی بہت شعراء ایسے
دیکھے ہیں جنہوں اردو زبان کے فروغ میں اہم رول ادا کیا ہے
ان کی تخلیقات ہندوستان اور یورپ کے کتب خانوں میں موجود ہیں

Scanned by TapScanner

Name: DR Shadab Aleem. Deptt of urdu C.C.S.U Meerut

Clas: M.A II Year.

Date: 15-4.2020

Topic: Dakan mein classic-e adab. Part (2)

دکن میں کلاسیکی ادب حصہ دوم

دکن میں بیجاپور کی طرح گولکنڈہ میں بھی اردو ادب کی بہت ترقی ہوئی۔ علما اور ادبا کا بڑا مجمع قطب شاہی دربار سے وابستہ رہا۔ گولکنڈہ کے قطب شاہی خاندان نے ۱۵۱۸ء میں ایک خود مختار ریاست قائم کی

محمد قلی ایک بڑا فوجی سپہ سالار تھا اس کے ساتھ ایک بڑا عاشق اور بڑا مصنف بھی تھا۔ اردو کا وہ پہلا شاعر ہے جس نے مکمل طور پر ہندوستانی رنگ میں ڈوب کر شاعری کی۔ قلی قطب شاہ نے قصیدہ، مثنوی، مرثیہ، نظم ہر صنف میں ایک کلیات چھوڑے اس کی شاعری کا زمانہ تقریباً وہی ہے جو میرا بائی، تلسی داس اور سورداس کا ہے عصر جدید کے شعراء کی طرح اس نے الگ الگ موضوعات پر نظمیں لکھیں۔ اس کی زبان سہل ہے نمونہ کلام:

پیا باج پیالہ پیا جائے نا ۔ پیا باج اک تل جیا جائے نا

محمد قلی کے خاندان میں گولکنڈہ کے میں آخری بادشاہ ~~[illegible]~~ تک رہے جنہوں نے کلاسیکی ادب کے فروغ میں اہم کارنامے انجام دیے

Chitra

"In order to succeed, your desire for success should be greater than your fear of failure." –Narendra Modi

Scanned by TapScanner

محمد قطب شاہ کا بیٹا عبداللہ قطب شاہ جب گدی پر بیٹھا وہ شاعر
تھا اس کا مجموعہ کلام موجود ہے۔ اسے قطب شاہی سلطنت کے کئی
مشہور شاعروں کی سرپرستی حاصل تھی۔ اس کے درباری شعراء میں
غواصی، قطبی، ابن نشاطی، طبعی، جنیدی اور اشرف خاص ہیں
جن کی تحریروں میں کلاسیکی ادب کے ابتدائی نقوش دیکھے جا سکتے
ہیں۔ محمد قلی قطب شاہ کے عہد میں وجہی نہایت مشہور شاعر اور
نثر نگار گزرا ہے اس کا فارسی کلیات دستیاب ہے اس کی اہم شعری
تخلیق "قطب مشتری" ہے، اس نے اس مثنوی میں قلی قطب شاہ
کی داستان محبت لکھی ہے۔ یہ داستان مثنوی کی شکل میں وجہی
کی ایک عہد آفریں تخلیق ہے۔ وجہی نے نثر میں "سب رس" کے
نام سے ایک لاجواب ادبی تخلیق بھی چھوڑی ہے قطب مشتری ۱۶۰۹ء
اور "سب رس" ۱۶۳۵ء میں لکھی گئی۔

اس عہد کا دوسرا بڑا شاعر غواصی ہے قطب شاہی دربار میں اس
کی حیثیت ملک الشعراء کی تھی۔ اس کی مشہور تصنیفات سیف الملوک
و بدیع الجمال اور طوطی نامہ ہیں۔ سیف الملوک ۱۶۲۵ء میں اور
طوطی نامہ سنہ ۱۶۳۹ء میں لکھی گئی۔ قطب شاہی عہد کا تیسرا بڑا شاعر
ابن نشاطی تھا اس کی مشہور مثنوی پھول بن ہے۔ جو دکنی اردو
کے خزینہ ادب کا ایک انمول رتن سمجھی جاتی ہے۔ اس کی نثری
بھی کئی تصنیفات ہیں لیکن وہ دستیاب نہیں ہیں

۱۶۸۶ء میں جب حیدرآباد میں آصفی حکومت قائم ہوئی
درمیان کے ۵۰ سالوں میں دکنی نے اردو کے کئی انمول رتن
پیدا کیے جن میں بحری، ولی اور سراج صف اول کے شعراء میں
شمار کیے گئے۔ ولی کا دیوان متعدد بار شائع ہو چکا ہے
یہاں تک کہ مشہور فرانسیسی عالم گارساں دتاسی نے بھی ان کا دیوان
فرانس سے شائع کیا۔ ولی نے کلاسیکی ادب کی کئی صنف میں
طبع آزمائی کی ان کے کلیات میں غزل مثنوی قصیدہ سب ہی
کچھ موجود ہے

اسی دور کا دوسرا بڑا شاعر قاضی محمود بحری ہے

"It is my absolute belief that Indians have unlimited talent. I have no doubt about our capabilities." –Narendra Modi
"Happiness is when what you think, what you say, and what you do are in harmony." –Mahatma Gandhi

وہ بھی ایک بڑے صوفی شاعر مانے جاتے ہیں۔ ان کی مثنوی جس
کا موضوع مسلک صوفیا کے اسرار کا بیان ہے "من لگن"
کے نام سے کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ من لگن کئی بار شائع ہو چکی
ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ اپنے عہد کی کافی مقبول نظم رہی ہے
سراج اورنگ آبادی اسی دور کے تیسرے بڑے شاعر ہیں
اردو صوفی شعراء میں سراج کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ ان کے دیوان
کے مجموعہ کلام میں بہت سی نظمیں ملتی ہیں لیکن وہ اپنی مثنوی
بوستان خیال اور اپنی غزلوں کی وجہ سے مشہور ہیں۔ سراج کا انتقال
۱۷۶۳ء میں ہوا اور اورنگ آباد میں ان کے شاگردوں نے بحیثیت ایک صوفی
کے ان کا مقبرہ بہت عقیدت کے ساتھ بنوایا۔ سراج کے کچھ شعر
پیش کیے جاتے ہیں

سب جگہ ڈھونڈ پھرا ہوں نہ پایا ہرگز ــــ دل کے گوشے میں مکاں تھا مجھے معلوم نہ تھا

فرقت سے گم ہوا ہے دل بیگانہ سراج ــ شاید کہ جا لگا ہے کسی آشنا کے ہاتھ

یہ تھا دکن میں علاقائی ادب کے حوالے سے ایک مختصر جائزہ۔ ابھی کافی کچھ ہے
چھوڑ دیا گیا ہے جس کا ذکر تیسرے حصے میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

Scanned by TapScanner